نگاہِ اولین

سیاست کے بجائے ریاست کا تحفظ

مدیر التحریر

چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی کی چپقلش ابتدائے آفرینش سے قائم ہے۔ باطل نے حق کو مٹانے کے لیے ہر دور میں قسم قسم کے پاپڑ بیلے...... ذہنی ایذا رسانی، جسمانی ظلم وستم، پروپیگنڈا، تعصب، چھیڑ چھاڑ......اور آخرکار مسلح تصادم کی نوبت آئی۔ حق تو باطل کی چکا چوند سے متاثر ہونے والا نہیں؛ وہ مقابلے میں ڈٹ گیا۔ اکثر فتح حاصل کی، کبھی مقابلہ برابر رہا۔ اگر میدانِ جنگ میں شکست ہوئی تو اہل حق کی نگاہِ دوربین میں یہ بھی محرومی نہیں۔ باطل شکست کھا کر ستیاناس ہو جاتا ہے؛ لیکن اہل حق شکست سے صرف دنیاوی نقصان اٹھاتے ہیں۔ اخروی انجام ان کا انتہائی روشن اور تسلی بخش ہوتا ہے۔ یہی ''روشن خیالی'' انہیں ان کے رب العزت نے عطا فرمائی ہے: ﴿وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝﴾[النساء ١٠٤] ''اور دشمن قوم کی تلاش میں کوتاہی نہ کرنا، اگر تمہیں (جنگ میں) تکلیف پہنچتی ہے' تو یقیناً انہیں بھی تکلیف پہنچتی ہے، اور تم لوگ اللہ پاک سے ایسی امید رکھتے ہو' جو ان کو نصیب نہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب علم والا، کامل حکمت والا ہے۔''

دشمنانِ دین نے اپنی شکست فاش کے اسباب پر غور وفکر کرکے اس حقیقت تک رسائی حاصل کر لی' جسے رب العالمین نے واشگاف الفاظ میں واضح فرمائی ہے: ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾[آل عمران ١٣٩] (اور کمزوری نہ دکھانا اور غم میں مبتلا نہ رہنا! تم ہی غلبہ اور بلندی پانے والے ہو' اگر واقعی اہل ایمان ہوں۔) یعنی: **''حق'' ناقابل تسخیر قوت ہے۔**

اب اہل باطل نے اپنے جارحانہ حملوں کا رخ میدانِ وغا سے میدانِ عقیدے کی طرف پھیر لیا، تاکہ ﴿إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾ کی شرط ہی پوری نہ ہو۔ ''نہ رہے بانس......''

حزب الشیطان نے دلوں میں کفر چھپا کر زبانوں پر کلمہ پڑھ لیا۔ ان کی سازشوں سے امت اسلامیہ کے یکے بعد دیگرے تین خلفاءِ راشدین حضرات عمر، عثمان اور علی ﷡ شہید ہو گئے۔ کبھی حاکمیت الٰہی، کبھی امر

بالمعروف نہی عن المنکر اور کبھی اہل بیت کی محبت کا دلفریب پردہ اوڑھ کر بڑے بڑے فتنے اور خانہ جنگیاں برپا کیں۔ یہی فتنے بعد میں مختلف مذہبی فرقوں کے لیے سنگِ بنیاد بن گئے۔

اہل حق دشمنوں کی ان تمام سازشوں سے آگاہ تھے، انہوں نے ہر زمانے میں دین اسلام میں داخل شدہ ہر شرک وبدعت سے مسلمانوں کے قلوب واذہان کو صیقل کرنے کا مشن جاری رکھا۔ دوسری طرف مجاہدینِ اسلام نے کفار کے لشکروں کو ہر محاذ پر ناکوں چنے چبوا کر اسلامی ریاست کو دنیا کا اکلوتا ''سپر پاور'' بنا کر دم لیا۔

برصغیر میں کفار کے غاصبانہ تسلط کے خلاف مسلمان حریت پسندوں نے جہادی تحریک شروع کی۔ انگریز سامراج نے اس کے خلاف متعدد سازشیں کیں، جن میں سے ایک یہ تھی کہ ایک ''اعلیٰ حضرت'' کو ترغیب دے کر جہاد کے خلاف فتویٰ صادر کروایا۔ ''إعلامُ العوامِ بأنَّ هندوستانَ دارُالإسلامِ'' میں ''امیرالمؤمنین'' ماؤنٹ بیٹن کی اطاعت کے وجوب اور انگریز کے خلاف ''جہاد'' کی حرمت کا فتویٰ صادر کیا گیا۔

''اعلیٰ حضرت'' کے قلم سے صلیب پرستوں کی حمایت میں دین اسلام کے عالیشان حکم ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے خلاف فتوے نے اسی کے خلاف بدظنی پیدا کی، پس اس سے اہل باطل کے مطلوبہ مقاصد پورے نہ ہوئے۔

آخر انہیں اپنے سامراجی مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک نئے نبی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس خدمت کے لیے آنجہانی مسٹر غلام احمد قادیانی کا انتخاب عمل میں آیا، جس کے خود ساختہ دین کا رکن اعظم ''**جہاد فی سبیل اللہ کی حرمت**'' اور ان کا ''حسنِ اخلاق'' دشمنانِ دین کے ساتھ ''**مداہنت**'' ہے۔

مجاہدین اسلام جب سپر پاور روس کو شکستِ فاش دے کر فارغ ہوئے، تو ان کی نظر امریکہ کی طرف اٹھنے لگی، جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس خطرے کے تدارک کے لیے اسلام دشمن ممالک نے ان کو بدنام کرنا ضروری سمجھا؛ تاکہ انہیں عالم اسلام کی حمایت سے محروم کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ دہشت گردی کو خوب فروغ دیا گیا۔ اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

نائن الیون کی کافرانہ سازش اور اسے مجاہدین کے سر تھوپنے کے بعد نیٹو اتحادیوں نے بھی

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے   پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

کے شیطانی فارمولے پر عملدرآمد کا اعلان کر دیا۔ حتیٰ کہ بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کی غرض سے ڈکٹیٹر پرویز نے بھی فوری طور پر ایک عدد ''صوفیانہ فورم'' تشکیل دے کر صدارت سنبھال لینے کا اعلان کر دیا۔

آج بھی کوئی مذہبی لیڈر ''جہاد'' کے خلاف لب کشائی کرتا ہے یا توہین رسالت کے مجرم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ پھر اربوں کی رقم گندے پانی کی طرح بہا کر ''ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگانے آتا ہے، تو مذکورہ بالا تلخ تجربات کی روشنی میں مسلمان کو اندازہ ہوجاتا ہے کہ **''یہ بھی مذکورہ بالا سلسلے کی ایک کڑی ہے۔''**

ایک عرصے سے نام نہاد ''شیخ الاسلام'' نے قرآن مجید اور حدیث شریف سے مضحکہ خیز استدلال کر کے ''منہاج القرآن'' کے نام سے ''قرآن کے منہج'' کی خلاف ورزی کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے استدلال اور اجتہاد کا بنیادی نکتہ ''بدعت کا جواز اور اس کی فضیلت'' ہے۔ میڈیا پر ''شیخ الاسلام'' کے بعض ''ارشادات'' سن کر ہم اس قدر متأثر ہوئے، کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ''شیخ الاسلام'' کہنے میں جھجک محسوس ہونے لگی۔ کیونکہ ''منہاج القرآن'' نے اس لقب کی شان وشوکت چھین لینے کی کوشش کی ہے۔

میدانِ علم میں سستی شہرت پانے کے بعد اس نے میدانِ سیاست میں بھی قسمت آزمائی کی ٹھان لی۔ جمہوری سیاست کے اکھاڑے میں شکست فاش کھانے کے بعد ہوسِ اقتدار نے اسے ''سیاست نہیں، ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگانے پر آمادہ کیا۔ خوب پیسے بانٹ کر مینارِ پاکستان کے پاس بڑا جلسہ منعقد کیا۔ اب اسلام آباد کی طرف نظر اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران میڈیا مسٹر شیخ الاسلام کے جہاد مخالف نظریات اور غیر مسلم مما لک میں پیش کردہ توہین رسالت ایکٹ کے خلاف کفر نواز خیالات کے ٹھوس ثبوت پیش کر رہا ہے۔

جب ایسا مذہبی لیڈر عوام کالانعام کو لے کر، لیلائے اقتدار کے عشق میں بدمست ہو کر لانگ مارچ پر نکلے گا، تو علم وعقل والا سنجیدہ طبقہ ساتھ نہیں دے گا۔ حتیٰ کہ تمام سیاسی و مذہبی پارٹیوں کے علاوہ ''شیخ الاسلام'' کے ہم مشرب علماء نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس بندے کو صدر صاحب نے PPP کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دینے کی غرض سے انتخابات ملتوی کروانے کے لیے بلایا ہے۔ واللہ أعلم

لیکن مغربی جمہوریت میں بندوں کو گنا جاتا ہے؛ اگرچہ انہیں فی کس ہزاروں روپے دے کر لایا گیا ہو۔ انہیں تولا نہیں جاتا؛ اگرچہ ان کے پاس واضح تاریخی شہادتیں موجود ہوں۔ پھر یہی لوگ ووٹ دیتے، یا بیچتے ہیں یا اسلحے کے بل پر ان کا ووٹ لوٹ لیا جاتا ہے۔ دھونس، دھاندلی اور دھن کے بل پر حاصل کردہ انہی ووٹوں کے ذریعے ''عوامی نمائندے'' ایوانِ اقتدار میں براجمان ہو کر اپنے مفادات کی روشنی میں قانون سازی کرتے ہیں۔ یہی کچھ پاکستان سمیت اکثر جمہوری مما لک میں ہو رہا ہے۔ اگر نوج ایسے کسی انقلابی

تحریک کے ذریعے یہ ''شیخ الاسلام'' حکمران بن جائے تو کرپشن میں کسی NRO والے سے پیچھے رہے گا؟!

اس دیرینہ مرض کا علاج یہ ہے کہ راسخ العقیدہ مسلمان ''اسلام کی تبلیغ'' کے ذریعے ''جمہوریت'' کی قباحتوں سے آگاہی پیدا کریں، اوراس کے مدمقابل ''اسلامی نظام شریعت'' کے ثمرات و برکات ثابت کر کے نفاذِ اسلام کی کامیاب تحریک چلائیں۔ اس کی بقا اور تحفظ ہماری اہم ترین ضرورت ہے۔ یہی اس ریاست کا تحفظ ہے، جس میں اٹھارہ کروڑ عوام نے عمر عزیز گزارنی ہے، جنہیں امریکن شہریت حاصل ہے نہ کینیڈین۔ اس وطن کو ہمارے باپ دادا نے جگر کا خون دے کر حاصل کیا ہے۔ اور خون پسینے کی کمائی سے اسے سینچ رہے ہیں۔

درآمد شدہ سیاستدان غریب عوام کے نام پر قرضے لیتے ہیں۔ رہی سہی کسر ٹیکسوں اور مہنگائی کے ذریعے لوٹ کر پوری کرتے ہیں۔ پھر ساری جمع پونجی اپنے ''دیس'' لے جاتے ہیں۔ اس ریاست کو بچانے کا واحد ذریعہ اس مقصد کا حصول ہے، جس نے اسے آزادی بخشی ہے؛ یعنی **اسلام کا مکمل نفاذ**۔ اس نفاذ سے تاخیر وہ بیماری ہے، جس میں مبتلا ہو کر ہماری حکومت ریاست کو ''بچانے'' کے بجائے اسے ''بیچ کھانے'' میں مصروف ہے۔

موجودہ دعویدارِ انقلاب، جمہوریت کو تمام دکھوں کا مداوا تسلیم کرنے کا اعلان کر کے شریعت و تاریخ کے حقائق سے نابلد جہلاء کو اسلام آباد میں ''ریاست بچاؤ'' مہم سونپنے لگا ہے۔ خاص کر سیاسی مقاصد میں کامیابی کی خاطر دہشت گرد پارٹی MQM کو بھی ''خوش آمدید'' کہنا اس کے خبث باطن کا مظہر ہے۔

ان آثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لالچی بندہ **''حسینی مشن''** کا نام لے کر کوئی بڑا فتنہ کھڑا کرنے میں کوشاں ہے۔ اس طرح اب منہاج القرآن **''مشن حسینی''** کے عنوان کو بھی داغدار کرنے کا باعث بنے گا۔

نام نہاد شیخ الاسلام کے عقیدے میں ''بدعت'' نہ صرف جائز؛ بلکہ دین میں افضل عمل ہے۔ جس شخص کے عقیدے میں بدعت کو زبردستی شرعی حیثیت حاصل ہو، وہ کوئی اصلاحی تحریک چلانے کا اہل ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ''جمہوریت'' بھی ایک بدعت ہے؛ جسے نام نہاد شیخ الاسلام سمیت بہت سے مسلمان نہ صرف درست سمجھتے ہیں؛ بلکہ ''بہترین آمریت سے بدترین جمہوریت کے بہتر ہونے'' کا یقین رکھتے ہیں۔ جبھی تو معیار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دہشت گردوں کو بھی ساتھ ملا کر ''مقدار'' بڑھانے کا متمنی ہے۔

اللہ پاک ہر قسم کے دشمن عناصر سے پاک وطن کی حفاظت فرمائے۔ آمین

○ ○ ○ ○ ○